مولای صل وسلم دائما ابدا — درسِ حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرتِ اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔

اِسلام نے دواء کا استعمال واجب نہیں کیا بس ترغیب دی ہے
شفاء اللہ تعالیٰ کے اِرادہ پر موقوف ہے دواء پر نہیں
صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں آپریشن ہوتا تھا۔ قبر پر سے گھاس یا پودا نہ اُکھاڑا جائے
حنفی مسلک میں پانی کے جانوروں میں صرف مچھلی حلال ہے
پہلا درجہ پاکی پھر صفائی۔ میلے کپڑے تسبیح نہیں کرتے

﴿ تخریج وتزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 60 سائیڈ B 1986 - 08 - 08)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک طبیب تھے اُنہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ مجھے ایک دَوا تیار کرنی ہے اُس میں مینڈک ڈالنا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اُس کو مارنے سے منع کر دیا۔[1] تو منع کرنے کی وجہ کیا ہے؟ ایک وجہ تو یہ ہے کہ وہ کھانے والا جانور نہیں ہے جسے کھایا جاتا ہو حلال نہیں ہے اگر اُسے مار کر کسی دَوا میں شامل کریں گے وہ کھائیں گے تو حلال چیز کھائی نہ ہوئی۔ اُس دَور میں بھی اَور بعد کے دَور میں گویا جب صحابۂ کرامؓ کو جن لوگوں نے پایا ہے شاگردی کی ہے اُن میں ایسا مسلک بھی ملتا ہے کہ سمندر

---

[1] مشکوۃ شریف ص ۳۸۹

کی جو چیز بھی ہے وہ کھائی جاسکتی ہے اَور ایسے بھی صراحۃً بعض حضرات سے منقول ہے کہ وہ کہتے ہیں لَوْ اَنَّ اَهْلِي اَكَلُوا الضَّفَادِعَ لَاَطْعَمْتُهُمْ ۲ اگر میرے گھر والے مینڈک کھائیں تو میں اُنہیں کھلاؤں گا۔

یہ نہیں معلوم چین والے کیا کرتے ہیں کھاتے ہیں یا نہیں کھاتے البتہ وہ بہت چیزیں کھا جاتے ہیں۔ کچھ بدھ مذہب والے بھی اَور کچھ لامذہب ہیں وہ سانپ بھی کھا لیتے ہیں اَور چیزیں بھی پکا لیتے ہیں قبائل والے خصوصًا (امریکہ اَور دیگر کفار قبائل)۔

کہیں پوجا پاٹ کہیں پکا کر کھا جانا :

کہیں تو سانپ کی تعظیم کی جاتی ہے اِتنی کہ اُسے مندروں میں رکھتے ہیں اَور عبادت میں بھی شامل کر لیتے ہیں پوجا پاٹ بھی اُس کی کر لیتے ہیں اَور کہیں یہ حال ہے کہ اُس کو کھا جاتے ہیں۔

کمانڈوز کی تربیت :

تو ویسے جتنے یہ گوریلے (کمانڈوز) ہوتے ہیں اِن کو جڑی بوٹیوں کی بھی شناخت کرائی جاتی ہے کہ اگر تمہیں جنگل میں رہنا پڑے تو یہ بوٹی ایسی ہے جو ہر جگہ مل جائے گی وہ کھا لیا کرو درختوں کی شناخت ہوتی ہے کہ یہ ہے درخت اِس کے کھا لیا کرو پتے وغیرہ اُس میں ایسے درخت بھی ہیں جو جراثیم کُش ہیں جراثیم پیدا نہیں کرتے بلکہ جراثیم کُش ہیں جیسے یہ سفیدہ وغیرہ ہوتا ہے یہ جراثیم کُش ہے نزلہ زکام انفلوئنزہ وغیرہ میں بہت مفید ہے مکھیوں مچھروں کو کم کرتا ہے اِس کی ہوا سے ہی فرق پڑ جاتا ہے اَور خوشبودار چیز ہے۔ تو اِسی طرح سوہاجنہ اَور کیا اَور کیا، یہ چیزیں سب بتائی جاتی ہیں تو گھاس بتادی گئی جڑی بوٹیاں، پودے بتادیے گئے درخت بتادیے گئے، چڑھنا اُترنا چُھپنا یہ سکھا دیا گیا، ساتھ ہی ساتھ اُنہیں جانوروں کی بھی پہچان اَور چیزیں بھی بتائی جاتی ہیں کہ سانپ کا یہ حصّہ کاٹ دیں زہر والا اَور بالکل پیچھے والا حصہ کاٹ لیں کیونکہ اُس میں اُس کی آنتیں وغیرہ ہیں تو بیچ کا حصہ جو ہوتا ہے اِس میں زہر نہیں ہوتا یہ پکا کر کھا سکتے ہیں تو یہ ہمارے یہاں بھی ہے یہاں یعنی پاکستان میں بھی جو تربیت دی جاتی ہوگی گوریلوں کو اُن میں یہ سمجھایا جاتا ہے۔

ایک گوریلا تھا یہاں جب بھٹو کے زمانہ میں بلوچستان پر اُنہوں نے (جنرل) ٹکّے خان کو لگایا تھا اَور یہ لڑائی ایک طرح جاری تھی جب قومی اتحاد کی تحریک چل پڑی اُس کے بعد لیکن اُس سے پہلے ہی پہلے وہ

---

۲ بخاری شریف ج ۲ ص ۸۲۶

وہ (گوریلہ) رہا تھا گوریلوں میں اَور ٹریننگ تھی اُس کو، اَور گوریلے بھیجتے تھے ۔وہ اتفاق سے یہاں آیا کچھ تذکرہ آ گیا درختوں میں سوہاجنے کا اَور دُوسرے درختوں کا تو اُس نے یہ بات مجھے بتائی کہ ایسے ہوتا ہے اِس میں ۔ پھر وہ گیا ہے وہاں اَور شہید ہوگیا وہ کوئی دُوسرا گوریلا تھا جو جارہا تھا اُس کو ماردیا تو اُس کی لاش لانے کے لیے اِن کو مقرر کیا گیا تو اُن میں وہ ختم ہوگیا۔

تو مینڈک جو ہے وہ کھایا جاسکتا ہے اَور یہ پرانا دستور چلا آرہا ہے مینڈک کھانے کا اَور اہلِ اسلام میں بھی ایسے بڑے بڑے حضرات ہیں جن کا مسلک تو نہیں چلا باقاعدہ مرتب تو نہیں ہونے پایا قدرتی طور پر لیکن وہ کہتے ہیں لَوْ اَنَّ اَھْلِی اَکَلُوا الضَّفَادِعَ لَاَطْعَمْتُھُمْ میرے گھر والے اگر چاہیں کہ وہ مینڈک کھائیں تو میں اُنہیں کھلاؤں منگا کے دُوں گا۔

مینڈک کی دو قسمیں :

مینڈک کی دو قسمیں ذرا ہو جاتی ہیں ایک وہ جو بالکل پانی ہی میں رہتا ہے اَور ایک جو پانی کی جگہ رہتا ہے نمی کی جگہ خشکی والا مینڈک برّی، اُن کی مراد برّی نہیں بحری ہے ۔تو یہاں رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اِس سے جو منع کیا ہے اَور حنفی مسلک ہمارا وہ بھی یہی ہے کہ یہ کھانا ہی جائز اَور دُرست نہیں۔

حنفی مسلک میں صرف مچھلی حلال ہے :

جتنی چیزیں پیدا ہوتی ہیں سمندر میں اُن میں سے ہمارے نزدیک تو مچھلی ہے جو جائز ہے اَور باقی سمندری چیزیں جائز نہیں ہیں، مچھلی میں بھی ایک آدھ قسم ایسی ہے کہ جس میں اختلاف ہے کہ وہ کھائی جائے یا نہ کھائی جائے ۔ایک مچھلی ہوتی ہے جو سانپ کی شکل کی ہوتی ہے ''مُر ماہی'' یعنی مار ماہی ''مار'' سانپ کو کہتے ہیں فارسی میں اَور ''ماہی'' مچھلی کو کہتے ہیں سانپ نُما مچھلی سمجھ لیجیے اُس کو عرب والوں نے مُر ماہی کرلیا مار کی بجائے مُر کرلیا، تخفیف کردی اُس میں اَور مُعَرَّب کرلیا اِس کو، یعنی عربی میں لے کر استعمال اِس کا شروع کردیا۔تو وہ مُر ماہی ہے اَور جھینگا مچھلی ہے جھینگا مچھلی کو منع کرتے ہیں حنفی حضرات کہ وہ نہ کھائیں لیکن بنگالی حنفی ہوتے ہیں اَور کھاتے ہیں کیونکہ وہ مزیدار زیادہ ہوتی ہے وہ نہیں چھوڑتے۔

صحابہؓ کے زمانے میں آپریشن ہوتا تھا :

تو یہاں جو آتا ہے کہ ایک طبیب آئے تھے رسول اللہ ﷺ کے پاس، اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ طبیب ہوا کرتے تھے اَور طبیب بھی ہوتے تھے اَور آپریشن کرنے والے بھی ہوتے تھے اَور اُس زمانے میں آنکھ کا آپریشن بھی ہوا کرتا تھا چنانچہ طبقات ابنِ سعد میں ہے کہ حضرتِ عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طبیب نے کہا ڈاکٹر نے کہا کہ میں آپ کی آنکھ کا آپریشن کیے دیتا ہوں، معلوم ہوتا ہے یہ موتیا کی شکایت تھی اُنہوں نے اُسے نہیں منظور فرمایا اِسی طرح رہے کہ نمازیں قضاء ہوں گی وغیرہ وغیرہ پھر بھی یہ تو نہیں ہوتا کہ ہر آپریشن کے بعد ٹھیک ہی ہوجائے آنکھ ضرور، ہوسکتا ہے نہ ہو ٹھیک تو اُنہوں نے اِسے منظور نہیں کیا لیکن اِس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپریشن کا تھا طریقہ، آلات تھے کیا کرتے تھے ویسے اعضاء کا کاٹنا بھی آیا ہے کہ وہ کاٹ دیتے تھے اَور یہاں جسم کا لفظ گزر چکا ہے اَور اِکْتَوٰی کَیٌّ کہ اُس کو داغ دیتے تھے تاکہ خون نہ بہنے پائے رُک جائے مگر اب ترقی کرتے کرتے بہت آگے پہنچ گئے ہیں۔ یہاں یہ آیا طبیب کا لفظ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ طبیب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھی آتے رہے ہیں ملاقات بھی ہوتی رہی ہے اَور سوالات بھی کرتے رہے ہیں۔

ہر چیز اللہ کی تسبیح اَور تقدیس کرتی ہے :

تو ایسی دَوا کہ جس کے اَندر مینڈک کا استعمال ہو اُس کو منع فرما دیا کہ وہ نہ کھائیں دُوسرے حضرات جو مینڈک کو حرام تو نہیں سمجھتے وہ دُوسری وجہ اِس کی نکالتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ ایسی مخلوق ہے جو اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے پاکی بیان کرتی ہے یہ جب بولتا ہے تو خدا کی تقدیس تسبیح اپنی زبان میں اپنے اَنداز میں کرتا ہے اَور ہر چیز یعنی ذرّات جو ہیں یہ دَری ہے اِس کے ذرّے ہیں بہت بڑے بڑے اِس کے دھاگے ہیں یہ دھاگے تو بنے ہیں چھوٹے چھوٹے سے وہ جو ذرّات ہیں وہ خدا کو پہچانتے ہیں اَور تسبیح کرتے ہیں مٹی کے ذرّات ساری زمین رُوئے زمین پر پانی ہے پانی کے قطرات ہیں یہ سب اپنے خالق کو جانتے ہیں اَور تسبیح کرتے ہیں گناہ کا کام اِن سے کوئی ہوتا ہی نہیں کیونکہ خود حرکت ہی نہیں کرتے مکلّف یہ نہیں ہیں۔

میلے کپڑے تسبیح نہیں کرتے :

کپڑے کے بارے میں بھی آیا ہے کہ کپڑا بھی تسبیح کرتا ہے مگر یہ آیا ہے کہ جب کپڑا میلا ہو جائے تو پھر تسبیح نہیں کرتا چاہے وہ پاک ہو تو گویا اِسلام نے میلا نہ رہنا بھی سکھایا ہے کہ میلے مت رہو صاف رہو، پاکی الگ اَور صفائی اُس کے اُوپر مزید، پہلا درجہ پاکی کا دُوسرا درجہ صفائی کا ستھرائی کا ، یہ آداب اَور یہ طریقے اِسلام کے علاوہ کسی بھی جگہ نہیں ہیں نہ اخلاقاً سکھائے جاتے ہیں نہ مذہباً معلوم ہیں لوگوں کو۔

بہتا پانی تسبیح کرتا ہے :

رسول اللہ ﷺ نے بہت سی چیزیں بتائی ہیں ایسی جو تسبیح کرتی ہیں اُن میں ماءِ جاری بھی ہے پانی اگر ٹھہرا ہوا ہو وہ نہیں کرتا تسبیح لیکن جاری ہو چلتا ہو وہ تسبیح کرتا ہے، اِسی طرح درخت ہیں ہَرے ہوں تسبیح کرتے ہیں سُوکھ جائیں تو تسبیح رُک جاتی ہے، اِسی طرح عورت کے بارے میں بھی نفاس وغیرہ کی حالت میں اُس کے بدن کے جو اَجزاء ہیں اُن کی تسبیح رُکتی ہے، اِسی طرح جانور بھی بتائے گئے ہیں گدھے کے بارے میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اِس کے اَجزاء جو ہیں وہ تسبیح نہیں کرتے۔ یہ بدن ہے اِتنا بڑا بدن ہوتا ہے پانچ فٹ چھ فٹ کا اِنسان کا تو یہ کتنے اجزاء سے مرکب ہے کروڑوں ہوں گے اُن سے ایک اِنسان بنتا ہے تو وہ سب اَجزاء اُس کے تسبیح کرتے ہیں چاہے وہ کافر ہی ہو خود مگر اُس کے بدن کے جو جز ہیں وہ تو خدا کو جانتے ہیں۔ آگ بھی خدا کو مانتی ہے جہنم بھی خدا کو مانتی ہے اَور شیطان بھی خدا کو مانتے ہیں اَور خدا کی وحدانیت پر ایمان بھی رکھتا ہے شیطان، اِتنا ایمان اُس کا بھی ہے۔

تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرنے کے لیے حدیث شریف میں جو چیزیں آئی ہیں وہ میں نے آپ کو مثلاً بتلائی ہیں کُتّے کے بارے میں بھی آیا ہے کہ اُس کے اجزا بھی نہیں تسبیح کرتے۔ اِسی واسطے وہ کہتے ہیں کہ جس حدیث میں یہ آیا ہے کہ اگر نمازی کے آگے سے گدھا گزر جائے تو نماز ٹوٹ جائے گی کُتّا گزر جائے تو نماز ٹوٹ جائے گی اَور ایک حدیث میں آتا ہے عورت گزر جائے تو نماز ٹوٹ جائے گی ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب یہ روایت نقل کی ، وہ تو خفا ہوئیں، کہا یہ بات ٹھیک نہیں ہے میں لیٹی ہوتی تھی رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے ہوتے تھے اَور میں پاؤں پھیلاتی تھی چراغ اُس زمانے میں گھروں میں نہیں ہوتے تھے، جگہ تنگ تھی تو پاؤں میں پھیلا لیتی تھی سوتی رہتی تھی ہلکی نیند ہوگی ، نہ زیادہ کھانا تھا نہ زیادہ گہری نیند تھی کم کھانا تھا

اُور ہلکی نیند تھی تو رسول اللہ ﷺ جب سجدے میں جاتے تھے تو اشارہ کردیتے تھے تو یہ پاؤں سُکیڑ لیتی تھیں فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِیْ. وہ کہتی ہیں میں آگے ہوتی تھی اُور نماز پڑھتے تھے اگر عورت کے آگے سے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو مجھے کیوں نہیں منع فرمایا آپ نے کہ یہاں پاؤں نہ رکھو اُور ہٹ جاؤ اُور ایسے لیٹو ایسے کی بجائے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عورت کے بارے میں مجھے تردُّد ہے اِس واسطے کہ حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات کہی ہے اُور گدھے کے بارے میں یہ ہے کہ حدیثوں میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے حضرتِ عبداللہ ابنِ عباسؓ فرماتے ہیں میں آیا اُور گدھی پر سوار تھا میں گدھی سے اُترا اُور نیت باندھ لی اُور گدھی چرتی رہی آگے نمازیوں کے کسی نے مجھے کچھ نہیں کہا تو اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ نہیں ٹوٹتی۔

اُور تیسری چیز جوتھی کُتّا وہ فرماتے ہیں کہ کُتّے کے بارے میں آتا ہے کہ جو اَسود ہو اَلْکَلْبُ الْاَسْوَدُ جو سیاہ رنگ کا کُتّا ہو وہ حدیث میں آتا ہے کہ شیطان ہے تو وہ اگر نماز کے آگے سے گزر جائے گا تو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لَا اَشُکُّ پھر مجھے شک نہیں ہے نماز ٹوٹ جائے گی دوہرانی چاہیے نماز، تو کالا کُتّا اگر گزر جائے اُس میں اُن کی پکی رائے ہے کہ چونکہ اُس کے بارے میں آگیا ہے کہ اَلْکَلْبُ الْاَسْوَدُ شَیْطَانٌ لٰہذا یہ ہے کہ وہ آگے سے اگر گزر جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے ہمارے مسلک میں یعنی حنفی حضرات کے یہاں تو نہیں ٹوٹتی کسی بھی چیز سے۔اُور اگر نمازی کے آگے کوئی چیز رکھی ہوئی ہے اُور وہاں آگے سے گزر رہا ہے تو پھر کسی کے بھی نزدیک کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ تو وہ صورت ہے کہ نمازی کے آگے کوئی چیز نہیں ہے اُور وہ گزر رہا ہے لیکن اگر کوئی چیز نمازی کے آگے اِتنی سی ہے جو ایک ہاتھ کے برابر ہو اُونچی اُور ایک اُنگلی کے برابر ہو موٹی تو بس وہ کافی ہے یعنی ڈیڑھ فٹ لمبی ہو وہ گاڑھ لے نمازی اپنے آگے جنگل (یا کھلے میدان) میں پھر آگے سے کوئی بھی چیز گزرے کوئی حرج نہیں۔

رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے جو چیزیں بتائیں وہ یہ ہیں اُور قرآن پاک کی یہ سب تفسیر ہے کیونکہ قرآن پاک میں آتا ہے اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ کوئی چیز ایسی نہیں ہے کہ جو خدا کی تسبیح نہ کرتی ہو جو بھی چیز ہے وہ خدا کی تسبیح کرتی ہے اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ تو کوئی چیز ایسی نہ رہی کہ جو خدا کو نہ پہچانتی ہو اُور اُس کی تسبیح نہ کرتی ہو۔ درخت کے بارے میں جیسے آپ لوگ سن چکے ہیں کہ رسول اللہ

ﷺ نے دو قبریں دیکھیں جن کے لوگوں کو عذاب ہو رہا تھا تو اُن پر وہ درخت کی چھڑی لگا دی جو سبز تھی اَور یہ فرمایا جب تک یہ خشک نہ ہوں تو اِن کے اُوپر سے عذاب شاید ہٹ جائے۔ بنی کے یا خدا کے کلام میں ''شاید'' کا مطلب شاید نہیں ہوتا بلکہ یقینی ہوتا ہے تو اِس کا مطلب یہ ہوا کہ جب تک وہ ہری ہیں اُس وقت تک عذاب ہٹ جائے گا۔

قبر پر سے گھاس نہ اُکھاڑی جائے :

تو قبر پر گھاس اگر اُگی ہوئی ہو تو حنفی حضرات کا ہمارا مسلک یہ ہے کہ وہ گھاس نہ اُکھاڑے قبر کے اُوپر سے کیونکہ وہ تر گھاس ہے اَور تسبیح کرتی ہے پودا لگا دیا جائے قبر پر وہ بھی ٹھیک ہے وہ بھی تسبیح کرے گا ہاں یہ جو پھول ڈال دیتے ہیں یہ پھول ڈالنا جو ہے یہ شاید اگر تعظیمًا ہے تو پھر تو بے ثبوت اَور اگر اِس نیت سے ہے کہ جب تک یہ ہرے ہیں یہ بھی تسبیح کریں گے جب تک اِن میں جان ہے یہ تسبیح کریں گے یا یہ پاک جگہ ہے صاف جگہ ہے یہاں پاک صاف رکھی جائے چیز خوشبو والی چیز رکھی جائے اِس لیے کوئی رکھتا ہے تو بھی جواز ہو جائے گا ورنہ تو یہ سمجھئے دُنیا کا رواج ہے، یہ نہیں معلوم یہ چلا کہاں سے ہے یہ ماقبل تاریخ سے ہے یا پھر اِسلام سے لیا گیا ہے، اِسلام سے اگر لیا گیا ہے تو اِس کی اَصل (یا توجیہہ) یہ ہے کہ اَصل چیز تو یہ ہے کہ قبر پر کوئی پودا ہو یا گھاس ہو اُس گھاس کو اُکھاڑنا مکروہ ہے کیونکہ اِس سے صاحبِ قبر کو نفع پہنچ رہا ہے وہ نہیں اُکھاڑی جانی چاہیے کاٹی جا سکتی ہے چھانٹی جا سکتی ہے لیکن اُکھاڑنی نہیں چاہیے اُس سے لے کر پھولوں پر آ گئے۔ اَب پھول جو ہیں وہ ایسے ہو گئے ہیں کہ بُت پر بھی چڑھائے جاتے ہیں اَور اگر کوئی مر چکا ہے جل چکا ہے اُس کی راکھ رَکھی ہے کہیں جیسے گاندھی کی اُس پر بھی چڑھائے جاتے ہیں۔

مُلکی ذمہ داروں کا حال :

یہ ''عزیز احمد'' جو تھے یہ گئے وہاں پھول بھی چڑھائے اَور گاندھی کے لیے فاتحہ بھی پڑھ دی اِنہوں نے کیونکہ اِنہیں یہ ہی نہیں پتا ہے، ہیں تو بہت بڑے دعویدار اِسلام کے مگر بالکل مسائل سے ناواقف، نام جانتے ہیں اِسلام کا اَور بس۔ اِسلام میں نماز زکوۃ روزہ حج بس اِن تین چار چیزوں کو سمجھتے ہیں کہ کُل اِسلام یہی ہے اَور اِس کے سوا جو اَور مسائل ہیں جو زندگی کے ہر ہر جز میں داخل ہوا ہوا ہے اِسلام اُس کی اُنہیں خبر ہی نہیں پڑھا ہی نہیں اُنہوں نے دین وہ اِن چیزوں کو سمجھتے ہیں اَور اِس سے زیادہ کچھ نہیں سمجھتے تو مسائل کا

اُنہیں پتا ہی نہیں۔

یہاں ایک بار سر فروز خان نون تقریر کر رہے تھے اُنہوں نے کہا پڑھو دُرود شریف لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ تو پڑھوا رہے ہیں دُرود شریف اَور پڑھ رہے ہیں کلمہ اَور کلمہ بھی صحیح نہیں پڑھتے لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ اِلَّا اللّٰہُ کے بجائے اِلِّیْ کہتے ہیں تو غلط ہو جاتا ہے کلمہ، یہ تبلیغ والے کلمہ سنا سنا کے صحیح کراتے ہیں پہلے اپنا سناتے ہیں پھر دُوسرے کا سنتے ہیں آرام آرام سے صحیح کرتے پھرتے ہیں، یہ بچارے کلمہ صحیح کراتے ہیں نمازیں سکھاتے ہیں تو مسلمانوں کی حالت جو اَب ہے وہ یہ ہے کہ بہت کم چیزیں اُنہیں دین کی آتی ہیں باقی دین کے احکام جو زندگی بھر کے لیے ہیں گھر جاؤ تو کیسے باہر آؤ تو کیسے گھر میں جاؤ تو سلام کرو وغیرہ وغیرہ ایک چیز تو نہیں ہے وہ تو ساری زندگی کو دن اِور رات کو محیط ہے آداب ہیں اُس میں اَحکام ہیں اُس میں تمام چیزیں آتی ہیں۔

تو رسول اللہ ﷺ نے جو مینڈک سے منع فرمایا ہے تو اِس کی وجہیں دو ہو گئیں: ایک وہ جو ہمارے نزدیک ہے کہ ناپاک ہے دُوسری وہ جو کہتے ہیں کہ حلال نہیں ہے ناپاک ہو یا نہ ہو حلال نہیں ہے اَور یہ بھی ہے کہ وہ تسبیح کرنے والی مخلوق ہے اَور ایسی مخلوق جو تسبیح کرتی ہو اُس کو نہ مارو، گویا یہ بتلایا گیا ہمارے نزدیک اِسے دَوا میں نہیں ڈالا جا سکتا کیونکہ یہ نقصان دہ ہے یا اِس کی مضرت ہے یا یہ کہ یہ کھانا دُرست نہیں ہے۔

قلبِ ماہیت سے حکم بدل جاتا ہے :

تو ایسی چیزیں جو جانوروں کے اجزاء ہیں جیسے ''پِتّہ'' وغیرہ بہت سی دواؤں میں اس کا استعمال آتا ہے، تو اِس کا طریقہ یہ ہے کہ اُسے جلا لیا جائے اَور جلا کر اُس کی راکھ استعمال کی جائے جلنے کے بعد پھر یہ ہے کہ ختم ہو گیا وہ حکم کیونکہ وہ بات ہی نہیں رہی وہ ماہیت ہی نہیں رہی قلبِ ماہیت ہو گیا ختم ہو گئی وہ چیز اَب راکھ رہ گئی، اِس کی مثال تو ایسے ہیں جیسے آپ اُپلے جلاتے ہیں جب اُپلے جل جاتے ہیں تو راکھ ہو گئی راکھ ہونے کے بعد پھر اُن میں نہ بدبو رہتی ہے نہ کچھ رہتا ہے نہ ناپاکی رہتی ہے اَور راکھ اُڑ بھی جائے اَور وہ ہنڈیا میں گر بھی جائے ہوا سے تو کوئی یہ نہیں کہتا کہ ہنڈیا ناپاک ہو گئی کیونکہ وہ جل چکی ہے اَب وہ گوبر نہیں ہے بلکہ راکھ ہے، تو جب کوئی بھی چیز جلا دی جائے تو اُس کے بعد اُس کا حکم پھر ناپاکی کا نہیں رہتا ناپاکی ختم ہو گئی اُس سے۔

تو اگر پتہ وغیرہ کسی جگہ استعمال میں آتا ہے دواؤں میں بعض جگہ خصوصًا سینے کی بیماریوں کو خرگوش کا پتہ بڑا مفید ہے اُس کو کہتے ہیں کہ مٹی کے برتن میں رکھ کر جلا لیا جائے آگ پر رکھ دیں اور وہ جل جائے بالکل تو پھر استعمال کرلیں لیکن پھوڑ دیتے ہیں اُس کو کیونکہ وہ اُس میں بند ہوتا ہے وہ پکے گا تو پھٹے گا پھٹے گا چھینٹیں آئیں گی تو اُس کو پہلے ہی پھوڑ لیتے ہیں کیونکہ ہے ہی جلانا جب بالکل راکھ ہوجائے تو پھر اُس میں شہد ملا کر استعمال کرتے ہیں یہ پھیپڑوں کے لیے دَمہ کے لیے نہایت مفید چیز شمار کی گئی ہے۔

دوا کا استعمال واجب نہیں کیا بس ترغیب دی ہے :

اَطباء کا آنا رسول اللہ ﷺ کے پاس ثابت ہے اَور دَوا کی ترغیب بھی رسول اللہ ﷺ نے دی ہے کہ کوئی بیماری ایسی نہیں ہے کہ جو اللہ نے بنادی ہو بیماری، اَور علاج اُس کا نہ رکھا ہو، علاج بھی رکھا ہے اللہ تعالیٰ نے، اِس لیے دَوا کیا کرو مگر واجب نہیں کی دَوا، اگر کوئی بیمار ہے اَور دَوا نہیں کرتا تو کوئی بات نہیں یعنی شریعت کی طرف سے اُس سے باز پرس ہو کہ تو نے دَوا کیوں نہیں کی، یہ نہیں ہے۔

دوا صرف سبب ہے شفاء اللہ دیتا ہے :

کیونکہ دَوا تو شفاء نہیں دے گی دَوا تو ایک سبب ہے شفاء کا بس، کبھی ایسے ہوتا ہے کہ دَوا ہوتی ہے اَور شفاء نہیں ہوتی تو شفاء دینے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے، دَوا جو ہے من جملہ اسباب کے ایک سبب ہے کسی درجہ میں سمجھتے ہوئے سنت سمجھتے ہوئے کی جاسکتی ہے دَوا اَور اُس کا حکم فرمایا کہ کرو واجب نہیں کیا کہ ضرور کرو دَوا۔ یہ اعتقاد بھی نہیں ہوتا کسی مسلمان کا کہ دَوا ہوگی تو فائدہ ضرور ہوجائے گا اَور دِن رات کے مشاہدے بھی بتاتے ہیں کہ دَوا بھی ہوتی ہے اَور فائدہ نہیں ہوتا اَور دَوا بھی نہیں ہوتی اَور فائدہ ہوجاتا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ شفاء دینے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے مگر ایسا نہ ہو کہ مسلمان پھر دَوا ہی چھوڑ دیں کرنی اگر ایسے کریں گے تو گویا ترکِ اسباب کیا اَور ترکِ اسباب نہیں سکھایا شریعت نے اِس لیے فرمایا دیا کہ دَوا کرتے رہو۔

اَور میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتیں ہیں کہ اِدھر اُدھر سے لوگ آیا کرتے تھے اَور وہ دَوائیں بتایا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کو اَور اُن کا ذکر گھر میں ہوتا تو مجھے اِس لیے دَوائیں بہت آتی ہیں جنگل کی بوٹیاں اَور اُن کی تاثیرات۔

انگریزی اَور یونانی طریقۂ علاج :

یہ جڑی بوٹیوں ہی سے علاج ہوتا تھا اَب بھی جڑی بوٹیوں سے اَور معدنیات سے ہوتا ہے علاج مگر اُس کے اَجزاء نکال کر خاص حصے سے دَوا تیار کر لیتے ہیں یہ طریقہ چلا ہے جسے انگریزی دَواؤں کا طریقہ کہا جاتا ہے، قدیم طریقہ یہ ہے کہ وہ جڑی بوٹی اُسی حالت میں مکمل لے لی جائے اَور پکا لیا جائے پکانے سے اُس کے اندر جو خراب اَجزاء ہیں وہ ختم ہو جاتے ہیں جو جراثیم اِدھر اُدھر کے لگ گئے ہوں وہ بھی ختم ہو جاتے ہیں اَور جو تقویت والے یا مفید اَثرات ہیں صرف وہ رہ جاتے ہیں وہ طریقہ یہ چلا آرہا ہے۔

بہر حال رسول اللہ ﷺ کا اَور اَحادیث کا یہ اعجاز ہے اَور صحابہ کرام کی انتہائی کوشش ہے یہ کہ جو جملہ زبانِ مبارک سے نکلا ہے وہ اُنہوں نے محفوظ رکھا ہے وہ اُنہوں نے آگے پہنچایا ہے یہ اعجاز ہے رسول اللہ ﷺ کا اَور اللہ کا انعام ہے اَور اُس کی رحمت ہے کہ ہم تک یہ سب اَحکام پہنچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخرت میں بھی آپ کا ساتھ نصیب فرمائے آمین۔ اختتامی دُعا..............